صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز بدھ مورخہ 08 جنوری 2014ء بمطابق 6 ربیع الاوّل 1435 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر پینتیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، امتیاز شاہد مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَ قُوۡلُوۡا قَوۡلًا سَدِیۡدًا O یُّصۡلِحۡ لَکُمۡ اَعۡمَالَکُمۡ وَ یَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ ؕ وَ مَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ فَقَدۡ فَازَ فَوۡزًا عَظِیۡمًا۔ صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیۡم۔

(ترجمہ): مومنو! خدا سے ڈرا کرو اور بات سیدھی کہا کرو۔ وہ تمہارے اعمال درست کر دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور جو شخص خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گا تو بیشک بڑی مراد پائے گا۔ وآخِرُ الدَعۡوَانا اَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِینَ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جزاک اللہ۔

(قطع کلامیاں)

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر! کارروائی شروع ہونے سے پہلے میری یہ درخواست ہے کہ جو پولیس اہلکار شہید ہوئے ہیں اور جو اور شہید ہوئے ہیں، ان کیلئے دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں مفتی صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت اورکزئی: سر، میں یہ موٹر سائیکل سواروں کی بات کرتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے پہلے دعا کر لیتے ہیں، مفتی صاحب سے گزارش کرتا ہوں، مفتی صاحب سے گزارش ہے کہ پہلے وہ اجتماعی دعا کریں۔

محترمہ نگہت اورکزئی: پولیس پاندې ټارګټ فائرنګ کیږی نو د هغوی د پاره چې دے نو۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر شہداء کیلئے اجتماعی دعا کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم نگہت صاحبہ۔

رسمی کارروائی

محترمہ نگہت اورکزئی: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! آپ کی وساطت سے میں گورنمنٹ تک یہ بات پہنچانا چاہتی ہوں کہ آج کل ہمارے صوبے میں ہماری فورسز جو کہ ہماری حفاظت کیلئے بالکل فرنٹ لائن پر لڑ رہی ہیں تو ان پہ حملے ہو رہے ہیں، ٹارگٹ کلنگ کے حوالے سے، اور اس میں یہ جو مذہبی تعصب کے لحاظ سے یعنی اگر کوئی شیعہ ہے یا سنی ہے، ہم تو ظاہر ہے صرف اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے امتی ہیں رسول ﷺ کے امتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں اور سب مسلمان ہیں لیکن یہ ٹارگٹ کلنگ جو ہو رہی ہے پولیس میں، آج ایس ایچ او بھانہ ماڑی پہ صبح فائرنگ کی گئی ہے، وہ اس وقت موت اور زندگی کی کشمکش میں لیڈی ریڈنگ میں ہے۔ اس کے علاوہ سر! دو لوگوں کی کل شہادت ہوئی ہے اور وہ ہاسپٹل کے اندر بھی آئے ہیں اور حوالدار کو فائرنگ کرکے انہوں نے مارا ہے، اس سے اسلحہ لیکر چلے گئے ہیں۔ سر، یہ پولیس پہ اور ان لوگوں پہ، اور کل صرافہ بازار میں بھی جناب! ایک منیجر پہ فائرنگ ہوئی

ہے اور سوات میں، پورے صوبے میں ٹارگٹ کلنگ سر، اس حوالے سے میں یہ چاہونگی آپ کے توسط سے کہ یہ جو موٹر سائیکل کے جو بیچنے والے ہیں، ہم کسی کے کاروبار میں مداخلت نہیں کرتے لیکن اکثر جن لوگوں کے پاس موٹر سائیکل ہیں سر، ان کے پاس موٹر سائیکل کے لائسنس بالکل نہیں ہیں تو جو بھی موٹر سائیکل پکڑی جاتی ہے تو میں سمجھتی ہوں کہ میں یہاں سے آپ کے توسط سے یہ بات ضرور کرنا چاہونگی کہ بلا تفریق اگر ہم لوگ کسی کے بارے میں بات بھی کریں کہ بھئی! اس موٹر سائیکل کا لائسنس نہیں ہے اور آپ اس کو چھوڑ دیں تو پولیس باقاعدہ ہمارا نام Mention کر کے ہمارا اخبارات میں بتادے کہ بھئی! فلاں ایم پی اے نے یا فلاں گورنمنٹ اہلکار نے اس شخص کی سفارش کی ہے کیونکہ اگر ہم ڈائریکٹ نہیں تو 'ان ڈائریکٹ' اس ٹارگٹ کلنگ میں Involve ہونگے جناب سپیکر صاحب۔ تو یہ میری آپ سے درخواست ہے کہ اس پہ اگر ایک طریقے سے عمل کروایا جائے کہ جن موٹر سائیکل والوں کے پاس اگر لائسنس نہیں ہے تو ان کی موٹر سائیکلیں بھی ضبط کر دی جائیں اور دوسرا ایک ایسا قانون بنایا جائے کہ یہ جو دس ہزار روپے مہینے پہ اور بارہ ہزار روپے مہینے پہ قسطوں پہ جو موٹر سائیکلیں ملتی ہیں تو ظاہر ہے ان کو آگے لائسنس نہیں ملتے ہیں جس کی وجہ سے یہ ٹارگٹ کلنگ بہت زیادہ ہوئی ہے تو میں آپ سے یہی درخواست کرونگی، یہ بہت زیادہ Important مسئلہ ہے تو اس پہ اگر آپ لوگ جو ہیں، تو آپ کے توسط سے میں گورنمنٹ کے نالج میں لانا چاہتی ہوں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> شکریہ میڈم۔ شاہ فرمان صاحب، پلیز۔

<u>جناب شاہ فرمان (وزیر اطلاعات):</u> شکریہ، جناب سپیکر۔ آج عابد شیر علی صاحب خیبر پختونخوا آئے ہوئے ہیں اور انہوں نے پریس کانفرنس کی ہے پیسکو کے حوالے سے۔۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت اورکزئی:</u> پہلے آپ میری بات کا جواب دیں۔

<u>وزیر اطلاعات:</u> میں صرف اس ہاؤس کے سامنے وہ بات رکھنا چاہتا ہوں کہ۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

<u>جناب شاہ حسین خان:</u> پہلے آپ ان کی بات کا جواب دے دیں پھر آپ کا ہاؤس ہے جو آپ کہنا چاہتے ہیں۔

(قطع کلامیاں)

محترمہ نگہت اورکزئی: پہلے آپ میری بات کوExplain کریں پھر آپ دوسری بات کریں۔

وزیر اطلاعات: اچھا میں اسکا جواب دیتا ہوں، اچھا ٹھیک ہے، (قطع کلامیاں) ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔ یہ جو ٹارکٹ کلنگ کی بات کی ہے، ان سے ہم اتفاق کرتے ہیں کہ جو حالات ہیں، جو حکومت کے Steps ہیں اور جو پوائنٹ معزز رکن نے اٹھایا کہ اگر کوئی سفارش کرے تو پتہ چلے کہ کس نے سفارش کی ہے؟ موٹر سائیکل اگر کسی کی پکڑی گئی ہے کیونکہ یہ بھی ایک طرح کی Involvement ہے، تو میں اس سے بھی اتفاق کرتا ہوں اور یہ جو ہم کہتے ہیں، صرف یہاں تک نہیں، اگر کوئی حکومتی ایم پی اے یا منسٹر (کے بارے میں) اگر کہیں سے یہ بھی ثبوت آجائے کہ اس نے کسی ایس ایچ او کو سفارش کی ہے یا پولیس کے اندر کسی طرح بھی Involve ہے تو یہ بھی بری بات ہے کیونکہ حکومت کا یہ فیصلہ ہے کہ پولیس Completely independent ہے، بالکل Independent ہے، اس میں کسی قسم کی Interference نہیں ہے اور اگر کہیں یہ Interference پائی گئی تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بھی لاء اینڈ آرڈر سیچویشن کے ساتھ جو اس وقت ہم Face کر رہے ہیں، یہ قوم کے ساتھ ناانصافی ہوگی، میں بالکل تائید کرتا ہوں اور یہ ان شاءاللہ ہم انسٹرکشنز دینگے اور ہاؤس کے جتنے آنریبل ممبرز ہیں، اگر ان کے علم میں کوئی ایسی بات آجائے تو بیشک فلور کے اوپر بھی کہہ دیں، اگر کسی نے کسی کی اس قسم کی سفارش کی ہے، کسی طرح بھی پتہ چل جائے اور میڈیا والوں سے بھی میں یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اگر کوئی اس قسم کی سفارش میں Involve پایا گیا تو بیشک اس کا نام لیا جائے اور اس کو Expose کیا جائے کیونکہ ہم مزید یہ Afford نہیں کر سکتے۔ میں دوسری بات صرف اسلئے ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ پوری ایک پریس کانفرنس کے اندر ایک پورے صوبے کی بات آئی تو میں اس صوبے کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں اور ہمیشہ سے صوبے کے حوالے سے جو بھی بات آئی ہے ماشاءاللہ سارے لوگ، ساری پولیٹیکل پارٹیز، اب تک میں نے یہ پایا ہے کہ سارے اس کے اوپر متفق ہیں۔ پریس کانفرنس کے اندر جو بات کی گئی، پہلے میں وہ ڈیٹیل آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں کہ جی یہاں پر بہت زیادہ چوری ہو رہی ہے، تو پہلے میں معزز اراکین کو یہ بتادوں کہ جو پنجاب کے اندر چوری ہے یا Line losses ہیں یا کچھ بھی کہیں، وہ 85.3 بلین ہے، جو سندھ کے اندر ہے، وہ 105.4 بلین ہے، جو خیبر پختونخوا کے اندر ہے، وہ 48.3 بلین ہے۔۔۔۔۔

اراکین: شیم شیم۔

وزیر اطلاعات: اور جو بلوچستان کے اندر ہے، وہ 37.2 ہے۔ اب حکومت نے جو Steps لیے ہیں، آپ کو پتہ ہے، آپ ممبران ہیں، آپ ایم پی ایز ہیں کہ کیا پیسکو کے اندر ہم Interfere کر سکتے ہیں؟ اب تک مرکزی حکومت نے پورے پاکستان کے اندر، پورے پاکستان کے اندر جتنی بھی الیکٹرک سپلائی کمپنیز ہیں، ان کے چیف کو تبدیل کیا، سب کو ہٹایا، نئے لوگوں کو لگوایا۔ صوبائی حکومت کی بار بار ریکویسٹ، Protest کے باوجود پیسکو چیف اپنی جگہ پر بیٹھا ہوا ہے۔ ہم عابد شیر علی اور وفاقی حکومت سے پہلا سوال یہ کرتے ہیں کہ اگر کسی ڈیپارٹمنٹ کے اندر اتنی بڑی کرپشن ہے تو اس کے ہیڈ کو کیا حق پہنچتا ہے کہ وہ موجود رہے؟ وہ اس لئے کہ وہ Political purpose کیلئے استعمال کرتے ہیں۔ ہم نے پرائم منسٹر کو خط لکھا، اس کا جواب نہیں آیا، کمیٹی بنائی گئی، ریکویسٹ کی کہ فیڈرل گورنمنٹ کمیٹی بنائے کہ ہمارے ساتھ Negotiate کرے۔ میں ایک بات کلیئر کر دوں کہ نیٹ ہائیڈل پرافٹ جو اس صوبے کا حق ہے، اگر وہ اے جی این قاضی فارمولے کے حساب سے Calculate کیا جائے اور وہی ہمارے Line losses میں ایڈجسٹ کیا جائے، وہ تو دینے سے وہ قاصر ہیں، جو ثالثی ٹریبونل کا فیصلہ آیا، اس کے تحت جو ہمارے پیسے بنتے ہیں، وہ بھی صوبے کو نہیں دیئے گئے۔ تو اگر وفاقی حکومت صوبائی حکومت کے حق کے اوپر ڈاکہ ڈال دے، وہ صوبے کو وہ پیسے ہی نہ دے جو وہ خود مان چکی ہے وہ تو چور نہیں ہے اور صوبائی حکومت کو وہ اسلئے چور کہتی ہے کہ اس ڈیپارٹمنٹ کے اندر جہاں ہماری Interference نہیں ہے، ہم ان کا میٹر ریڈر تک چینج نہیں کر سکتے، ہم ان کا لائن مین تک چینج نہیں کر سکتے، پیسکو کے اندر کوئی چیک اینڈ بیلنس نہیں ہے، مجھے آپ بتائیں کہ اگر وہ کیش پہ بجلی بیچتے ہیں، وہ کمرشل اور انڈسٹریل یونٹس کو کیش پہ بجلی دیتے ہیں اور وہ یونٹس یا تو غریب آدمی کے پیچھے بل کی صورت میں بھجواتے ہیں یا پھر Line losses declare کرتے ہیں، ہمارے پاس اس کا کوئی علاج نہیں ہے، ایک طرف ہماری بار بار ریکویسٹ کے باوجود وہ پیسکو ہیڈ کو نہ تبدیل کرتے ہیں، نہ وہ صوبے کا جو حق بنتا ہے، نیٹ ہائیڈل پرافٹ دینے کو تیار نہیں ہیں۔ چیف منسٹر صاحب نے، گورنمنٹ نے خط لکھا، اس کا جواب دینے کو وہ تیار نہیں ہیں، کمیٹی تشکیل دینے کو وہ تیار نہیں ہیں کہ وہ ہمارے ساتھ Seriously مذاکرات کریں اور الزام یہ لگایا جا رہا ہے کہ حکومت اور ایم پی ایز پیسکو کے اندر کرپشن میں

Involveہیں تو مجھے بتایا جائے کہ وہ کونسا طریقہ ہے، کس قسم کی یہ Involvementہے؟ ایک اور بات، ایک اور بات میں کہنا چاہتا ہوں، عابد شیر علی نے کہا کہ اگرPaymentنہ ہوئی تو ہم بنوں کی بجلی روک دینگے۔ ایک تو یہ کہ بھاشاڈیم اور کالا باغ کے علاوہ، وفاق کو تو کالا باغ کے علاوہ کوئی اور ڈیم نظر ہی نہیں آتا، اس صوبے کے اندر 40/30ہزار میگاواٹ بجلی کی جوCapacityموجود ہے، پچھلے 40/30سال سے حکومت نے کوئی لانگ ٹرم پلاننگ نہیں کی، نہ صرف اس صوبے کو بلکہ ملک کو محروم رکھا گیا اس سستی ترین بجلی سے، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ تو خود ناکام ہیں، جوPower shortageہے خود اس کے ذمہ دار ہیں، اس کے باوجود ہم اپنی ضرورت سے زیادہ بجلی پیدا کرتے ہیں اور ہمارے Dues payنہیں کرتے، ہمارے پیسے انہوں نے اپنے ساتھ رکھے ہوئے ہیں، Investیہاں نہیں کرتے اور اس کے باوجود ہماری بجلی کے اوپر ہمیں کہتے ہیں کہ ہم چور ہیں اور یہ تڑی بھی دیتے ہیں کہ ہم بنوں کی بجلی کاٹ دیں گے۔ میں فیڈرل گورنمنٹ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ پاکستان کو جو آج اتحاد اور اتفاق کی ضرورت ہے، وہ پہلے کبھی نہیں تھی لیکن عابد شیر علی جیسا بیوقوف آدمی اگر وہ اس قسم کیStatementدے گا، (تالیاں)

میں پھر سےRepeatکرتا ہوں، میں پھر سےRepeat کرتا ہوں، میں پھر سےRepeatکرتا ہوں (تالیاں) یا تو میں، (شور) یا تو مجھے ان، میں اس ہاؤس کے اندر، (شور) نہیں نہیں آپ (شور) میں آج، اگر میری کسی بات کا، (شور) اگر میری کسی بات کا، اگر میری کسی بات کو غلط کہا گیا، (شور) میں نے صرف ایک بات کر دی، میری بات سنیں۔(ایک رکن اسمبلی سے) چپ کریں۔ میری بات سنیں، جو باتیں میں نے کی ہیں، جو بات میں نے کی ہے، اس میں سے اگر ایک غلط ثابت ہو گئی، (قطع کلامی) اگر میں نے ایک بات، اگر کوئی باہر سے آکر مجھے یہ تڑی دے کہ میں بنوں کے اوپر بجلی بند کردوں گا، وہ بیوقوف ترین آدمی ہے وہ جو بات کرتا ہے (تالیاں) اور میری بات سنو، یا تو میرے معزز اراکین مجھے یہ بتائیں، مجھے، (قطع کلامیاں اور شور) مجھے آپ معزز اراکین! یہ بتادیں کہ میں نے اگر کوئی بات کی ہے، وہ غلط کی ہے، میں نے اگرLine lossesکی بات غلط کی ہے، اگر پیسکو کی بات غلط کی ہے، اگر نیٹ ہائیڈل پرافٹ کی بات غلط کی ہے تو میں مجرم ہوں اور اگر ساری بات ٹھیک کی ہے تو کوئی بھی اگر یہ کوشش کرے کہ بنوں کی بجلی کاٹ دے، ہم پنجاب کو بجلی کاٹ کر دکھاتے ہیں۔

(تالیاں)   یہ کونسا طریقہ ہے کہ خود تو رینٹل پاور جیسے منصوبہ میں، میں پھر سے Repeat کرتا ہوں، میں پھر سے Repeat کرتا ہوں، میں پھر سے Repeat کرتا ہوں، وفاق کی حکومت، وفاق کی حکومت۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: وقفہ برائے نماز، نماز کیلئے وقفہ، نماز پڑھنے کے بعد ان شاءاللہ پھر بات ہو گی۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر کیلئے ملتوی کی گئی)

(وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار اورنگزیب صاحب، میں صرف ایک ریکویسٹ کرتا ہوں جی کہ کو ئسچنز آور میں Unfortunately میرے پاس صرف پندرہ منٹ، یہ اس کو لے لیتے ہیں جو ہو سکتے ہیں، پھر بیشک آپ جتنا ٹائم۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر! میں صرف ایک دو باتیں کرنا چاہتا ہوں، پھر اس کے بعد۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔ تھوڑا آپ، میں اسی لئے کہہ رہا ہوں کہ آپ بات کر لیں ضرور لیکن تھوڑا بعد میں کر لیں جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا : جناب سپیکر صاحب! میں یہاں پر آپ کی خدمت میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ ابھی نماز کے وقفے سے پہلے ہمارے صوبائی وزیر نے جو غیر پارلیمانی الفاظ استعمال کئے، میں اس کے متعلق بتانا چاہتا ہوں کہ یہ کوئی شائستہ طریقہ نہیں ہے، جب کسی کے خلاف آپ بولنا چاہتے ہیں اور وہ موجود نہ ہو تو پھر اس کے متعلق نہیں بولنا چاہیے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میں ایک بات کرتا ہوں جی، سب کے سامنے کہ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ کسی بھی ممبر صوبائی اسمبلی یا قومی اسمبلی جو اس ایوان کا ایک معزز رکن ہے، اس کی زبان کے ساتھ زیب نہیں دیتا ہے کہ وہ کسی وفاقی وزیر یا کسی صوبائی وزیر یا ممبر اسمبلی کے خلاف، شاہ فرمان صاحب جو صوبائی وزیر ہیں، انہوں نے جو بھی لفظ استعمال کیا ہے بیوقوف کا، تو میں سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی

معزز رکن صوبائی اسمبلی ہو یا قومی اسمبلی ہو تو وہ کسی وزیر کے خلاف اگر بیوقوف کا لفظ استعمال کرتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے بڑا بیوقوف اور کوئی نہیں ہے۔ چونکہ ہمیں ایوان میں (تالیاں) ایوان میں ہمیں بھیجا ہے لوگوں نے، وہ ہم سے بڑی توقعات رکھتے ہیں کہ ہم نے ان کے مسائل حل کرنے ہیں، جب صوبائی وزراء صاحبان اپنے محکموں کے مسائل حل نہیں کر سکتے تو وہ جاکر مرکزی حکومت کے اوپر Attack کرتے ہیں تو اس طرح صوبے کے لوگ ان کی جان نہیں چھوڑیں گے جناب سپیکر صاحب۔ صوبائی وزیر صاحب ادھر نہیں ہیں، میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ تم پبلک ہیلتھ انجینئر نگ کے وزیر ہو، تم نے صوبے کے اندر پبلک ہیلتھ انجینئر نگ میں کیا تبدیلی لائی ہے؟ میں تمھیں صرف تحصیل حویلیاں کی بات بتاتا ہوں، وہاں پہ تین دفعہ چھ مہینوں میں ٹیوب ویل بند ہوئے ہیں، بجلی کا بل نہ ادا کرنے کی وجہ سے چھ دفعہ ٹیوب ویل بند ہوئے ہیں، آپ کدھر تھے؟ آپ کے Under یہ محکمہ ہے، آپ کے محکمے کے تین ٹیوب ویل میرے حلقے میں ہیں جو گزشتہ چار سالوں سے بند پڑے ہوئے ہیں، چار چار کروڑ روپے ان کے اوپر جو گورنمنٹ کے تباہ ہوئے ہیں، آپ نے کیوں ایکشن نہیں لیا؟ اور میں حیران ہوں جناب سپیکر صاحب! کہ قائد تحریک انصاف کالا باغ ڈیم کے حوالے سے اور بیان دیتے ہیں اور شاہ فرمان صاحب اور بیان دیتے ہیں، ہم شاہ فرمان صاحب کی بات کو سچ سمجھیں یا ان کا بیان سچ سمجھیں؟ تو یہ کم از کم، کم از کم اپنے قائد کی پیروی کریں، جو ان کے قائد کی پالیسی ہے اس کے اوپر چلیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ سردار صاحب، پلیز آپ تشریف رکھیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: اگر اس کے اوپر نہیں چل سکتے تو اس۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ سردار صاحب! بہت شکریہ آپ کا، چونکہ۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میں پوچھنا چاہتا ہوں صوبائی حکومت سے کہ ان چھ مہینوں میں انہوں نے کرپشن کی لعنت ختم کرنے کے نعرے پر، انہوں نے چھ مہینوں میں کتنے لوگوں کو Dismiss کیا ہے، اس حکومت نے کتنے لوگوں کو Suspend کیا ہے، کتنے لوگوں کو ہتھکڑیاں لگائی ہیں؟ انہوں نے کرپٹ لوگوں کو صفائی کا سرٹیفکیٹ دے دیا ہے، کس آدمی کے خلاف انہوں نے ایکشن لیا ہے؟ ذرا بتادیں یہ، اور خود تو کچھ بھی

نہیں کر سکتے اور وفاقی حکومت کو کوستے ہیں؟ (تالیاں) جناب عالی! میرا تعلق اس صوبے سے ہے، میں حکومت کے ساتھ ہوں، جو بھی فیصلہ اس صوبے کی بہتری کیلئے صوبائی حکومت کرے گی، ہم اس کے ساتھ بھرپور تعاون کریں گے لیکن جناب سپیکر صاحب! (تالیاں) یہ بات تو کسی صورت میں صوبے کے عوام اب ماننے کیلئے تیار نہیں ہیں، چھ مہینے تو یہ اخباروں میں خبریں لگاتے رہے، نعرے لگاتے رہے، ہم نوے دن میں یہ کریں گے، ہم تیس دنوں میں یہ کریں گے، کیا کیا ہے انہوں نے اس صوبے کیلئے؟۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ سردار صاحب! پلیز آپ کو کُسچن۔۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: کونسی سی چینج انہوں نے لائی ہے، کونسی تبدیلی یہاں پہ لائی ہے ماسوائے اس کے کہ مرکزی حکومت کے اوپر ہاتھ اٹھاتے ہیں؟ جو مینڈیٹ لوگوں نے آپ کو دیا ہے۔۔۔۔۔

جناب سراج الحق {سینیئر وزیر (خزانہ)}: جناب سپیکر صاحب! میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سراج الحق صاحب! آپ نے کونسی تبدیلی لائی ہے فنانس میں؟ میرے تیرہ سکولز ہیں تحصیل حویلیاں میں جو تین تین سالوں، دو دو سالوں سے ایس این ای کیلئے پڑے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ سردار صاحب۔ یہ کوئسچنز آور شروع کرتے ہیں، کوئسچنز آور شروع ہے جی، آپ پلیز مہربانی کریں جی تشریف فرما ہو جائیں۔

(سردار اورنگزیب نلوٹھا، رکن اسمبلی اپنی تقریر جاری رکھے ہوئے ہیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! سردار صاحب! آپ اپنے، سردار صاحب! اپنے جذبات پہ قابو رکھیں۔ شکریہ آپ کا بہت بہت۔

سینیئر وزیر (خزانہ): جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! سردار صاحب! آپ۔۔۔۔۔

(سردار اورنگزیب نلوٹھا، رکن اسمبلی اپنی تقریر جاری رکھے ہوئے ہیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! مہربانی کریں آپ تشریف رکھیں جی۔

(سردار اورنگزیب نلوٹھا، رکن اسمبلی اپنی تقریر جاری رکھے ہوئے ہیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب زرین گل صاحب، کوئسچن نمبر263، جناب زرین گل صاحب۔ کوئسچنز آ رہے، مہربانی کریں تھوڑا تشریف رکھیں۔

سینیئر وزیر (خزانہ): جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مجھے بہت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بہت Respectable House ہے اور اس کے ڈیکورم کا خیال اگر نہیں رکھا جاتا تو یہ مجھے اس کا بہت افسوس ہے۔ میں۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! انہوں نے جو غیر پارلیمانی الفاظ استعمال کئے ہیں، اس کو کارروائی سے حذف کیا جائے۔

سینیئر وزیر (خزانہ): اب میری بات سنیں یہ، میں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں آپ کے جو الفاظ ہیں، آپ کے الفاظ بھی غیر پارلیمانی ہیں، ان کو بھی خذف کرنا چاہتا ہوں اور شاہ فرمان صاحب نے جو الفاظ ادا کئے ہیں، ان کو بھی حذف کرنے کا کہتا ہوں۔

(تالیاں)

سینیئر وزیر (خزانہ): میں عرض کروں گا، میں جناب سپیکر صاحب، سنجیدہ بات کر رہا ہوں، یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی سراج الحق صاحب، پلیز۔

سینیئر وزیر (خزانہ): یہ جذباتی مسئلہ نہیں ہے، یہ ٹھیک ہے یعنی شاہ فرمان صاحب نے بات کی، سردار صاحب نے بات کی، دونوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں، حق نمک حلال کیا اور نمک کو حلال کرنے کا بھی کوئی تقاضا ہے، دونوں نے اپنی ذمہ داری پوری کی، شاباش دیتا ہوں دونوں کو۔ مسئلہ یہ ہے جی کہ خیبر پختونخوا 18 بلین یونٹ بجلی پیدا کرتا ہے، ہماری اپنی ضرورت سپیکر صاحب! صرف آٹھ بلین ہے، خیبر پختونخوا یہ دس بلین یونٹ پاکستان کے دوسرے صوبوں کو دے رہا ہے۔ ہم تعصب کا شکار نہیں ہیں، ہم تنگ نظر نہیں ہیں، انصاف کی بات کرتے ہیں اور عابد شیر علی کے والد صاحب بہت Sober آدمی تھے، سنجیدہ آدمی تھے اور یہ دوسری تیسری بار انہوں نے جذباتی بات کی خیبر پختونخوا کے حوالے سے، جناب سپیکر صاحب! ہم نے گزشتہ 27 دسمبر کو پیپلز پارٹی، مسلم لیگ، اے این پی، جے یو آئی تمام جتنے بھی سابق وزراء خزانہ تھے، سب

کو جمع کیا اور تمام اپوزیشن سے تعلق رکھنے والے سابق وزراء خزانہ پر مشتمل ایک ایڈوائزری کونسل بنائی۔ میں پھر کہوں گا کہ بجلی کا مسئلہ نہ صرف حکومت کا مسئلہ ہے، نہ کسی پارٹی کا مسئلہ ہے، یہ پاکستان کا مسئلہ ہے اور خصوصی طور پر خیبر پختونخوا کا سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ (تالیاں) میں آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں، As a Finance Minister کہتا ہوں کہ اس وقت خیبر پختونخوا میں جناب سپیکر، بیس ایسے Feasible مقامات موجود ہیں کہ جن میں اگر سرمایہ کاری کی جائے اور خاص کر مرکز اس میں سرمایہ کاری کرے، میں نے خود شہباز شریف صاحب کو دعوت دی، سندھ کے وزیر اعلیٰ کو بھی دعوت دی کہ بجلی سب کا مسئلہ ہے، آپ آکر خیبر پختونخوا کے دریائے سوات، پنجکوڑا اور ان علاقوں میں سرمایہ کاری کرلیں، ہم یقین دلاتے ہیں کہ تین سالوں کے اندر ہم 18ہزار یونٹ، 18ہزار میگاواٹ سے زیادہ بجلی دے سکتے ہیں اگر مرکز ہمیں سپورٹ کرے۔ باقی رہی یہ بات کہ چوری کہاں ہے اور کہاں نہیں ہے؟ تو میں صرف درخواست یہ کروں گا کہ خیبر پختونخوا اس وقت مشکلات سے دوچار ہے، Already اس خطے پر سابق حکومت کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے جناب سپیکر صاحب، ایک تیسری جنگ عظیم برپا کی گئی ہے جس میں ہمارے ہزاروں لوگ شہید ہوگئے ہیں، ہماری بستیاں ملبے کا ڈھیر بن گئی ہیں اور خود نگہت اورکزئی میڈم نے کہا ہے کہ ٹارگٹ کلنگ ہے، بیشمار واقعات ہیں تو ان حالات میں مرکزی حکومت اور صوبائی حکومت کا فرض ہے کہ مل کر عوام کے زخموں پر مرہم پٹی کرلیں، ان پر نمک پاشی نہ کریں اور کوئی لیڈر یا کوئی پارٹی، کوئی حکومت تنہا پاکستان کو نجات نہیں دلاسکتی ہے جب تک ہم سب مسلکی، پارٹی، علاقائی مفادات کو ترک کرکے استحکام پاکستان کیلئے ایک نہ ہوجائیں۔ (تالیاں) میں شاہ فرمان صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں، ان کا دل دکھا ہوا ہے آج کی پریس کانفرنس دیکھ کر اور پڑھ کر اور سن کر اور جناب سردار صاحب نے بھی میرے خیال میں اچھا پیغام دیا ہے کہ انہوں نے ان کو یعنی سپورٹ بھی کیا ہے عابد شیر علی کو، اگر انہوں نے آپ کی بات نہیں سنی ہے، میں وعدہ کرتا ہوں ان شاء اللہ میں اس کو یہ بات پہنچاؤں گا کہ ہمارے سردار صاحب نے اسمبلی فلور پر آپ کی بڑی وکالت کی ہے۔ بہت شکریہ جناب۔

(تالیاں)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: مفتی سید جانان، کوئسچن نمبر 738، پلیز۔

* 738 _ **مفتی سید جانان:** کیا وزیر اوقاف، حج، مذہبی و اقلیتی امور ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ کی سپین جماعت پشاور کے ساتھ ملحق مختلف جائیداد ہے جس میں کمرے اور دکانیں بھی موجود ہیں، جس سے محکمہ کو کافی آمدن وصول ہوتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران مذکورہ کمروں اور دکانوں سے حاصل شدہ آمدنی کی تفصیل ایئر وائز فراہم کی جائے، نیز ہر کمرے اور دکانوں کے کرایہ کی ماہانہ تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب حبیب الرحمان (وزیر زکواۃ و عشر، اوقاف، مذہبی و اقلیتی امور): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔ محکمہ اوقاف کی سپین جماعت پشاور کے ساتھ چار عدد دکانات ہیں جن سے آمدن وصول ہو رہی ہے اور 22 عدد کمرے مسجد کے اندر ہیں جن سے محکمے کو کسی قسم کی آمدن وصول نہیں ہو رہی ہے۔

(ب) محکمہ اوقاف کو صرف چار عدد دکانات سے آمدن وصول ہو رہی ہے اور گزشتہ پانچ سالوں کے دوران دکانوں سے حاصل شدہ آمدنی کی ایئر وائز تفصیل اور دکانوں کے ماہانہ کرایوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

گزشتہ پانچ سالوں کے دوران دکانوں سے حاصل شدہ آمدن کی ایئر وائز تفصیل

دکان نمبر	2008-09	2009-10	2010-11	2011-12	2012-13
1	24000	24000	31200	31200	31200
2	24000	24000	31200	31200	31200
3	24000	24000	31200	31200	31200
4	-	60000	60000	60000	60000
ٹوٹل	132000	132000	151200	151200	151200

سپین جماعت کے ساتھ واقع دکانوں کے ماہانہ کرائے کی تفصیل

دکان نمبر	ماہانہ کرایہ
1	3640
2	3640
3	3360
4	5000
ٹوٹل	15640

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! زما ضمنی سوال دا دے، ما دا غوښتی دی چې آیا دلته دې سپین جماعت کښې کمرې او دکانونه دی، د دکانونو خو دوئ ماته څه ناڅه حساب را کړے دے خو دې دویشت کمرو کښې څوک وسیږی او دا ولې وسیږی او د دې کرایه ولې نه اخستلې کیږی؟ او دویم سوال دا دے جناب سپیکر صاحب! په دا تین نمبر باندې سن 2010 او 11 کښې، په سن 09-2008 کښې 24 هزار روپئ دی او بیا بل کښې هم 24 هزار روپئ دی او بیا بل کښې هم 24 هزار دی او بیا دا بل کښې 28 هزار روپئ دی، زه منسٹر صاحب نه دا تپوس کوم چې دا فرق ولې دے او دا 22 کمرې چې ترا وسه پورې په جماعت کښې دی په دیکښې څوک وسیږی او د دې کرایه مطلب دا دے ولې نه اخستې کیږی او کله به اخستې کیږی؟ د منسٹر صاحب نه زه دا گزارش کوم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مسٹر حبیب الرحمان صاحب، پلیز۔

وزیر زکواۃ و عشر، اوقاف، مذہبی و اقلیتی امور: بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه جناب سپیکر۔ مفتی جانان صاحب چې کومه خبره کړې ده، تفصیلات ده ته ورکړې شوی دی۔ څومره پورې چې د څلورو دکانونو خبره ده، دا بهر په مارکیټ کښې دی، 22 کمرې په دارالعلوم کښې دننه جمات دے، په سپین جمات کښې، په هغې کښې دارالعلوم دے، Functioned نه دے، یقیناً لږ کسان پکښې سبق وائی خواوس مونږ یو دغه خپل کړے دے پائلټ پراجیکټ او په هغې کښې به انشاءالله تعالیٰ چې ماډل دینی مدرسې ته دا مونږ Convert کوؤ او ان شاءالله په دیکښې به Full swing باندې د هلکانو دارالعلوم ان شاءالله شروع کیږی، په دې وجه باندې د هغې ذکر، په دارالعلوم کښې دننه دے د جمات په دغه کښې، دا د دارالعلوم په شکل دے او په هغې کښې امام او په هغې کښې خطیبان او دغه کسان او د محکمه اوقاف لاندې دے، دا ټول سپین جمات چې دے دا د محکمه اوقاف دے، په دې وجه د هغې کرایه نشته او د دکانونو کرایه چې کوم دے، مخکښې په وړومبو کالونو کښې، ته تفصیل وګوره په وړومبو کالونو کښې کمه وه بلکه په یو دغه کښې په دکان نمبر 1 کښې د سره وه نه۔ په دې 24،24 کښې ته وګوره، دا په مزه مزه سیوا شوی دی او څه په یو دکان کښې فکسډ دی

او د هغې تفصيلات تا چې څنګه غوښتي دي، بالکل مکمل تفصيلات ئے درکړی دی، هيڅ قسم څه ابهام او څه دغه پکښې نشته۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئسچن نمبر740، مفتی سید جانان۔

* 740 _ مفتی سید جانان: کیاوزیراوقات، حج، مذہبی واقلیتی امورارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ اوقاف کی مختلف اضلاع میں تعمیر شدہ دکانیں، کمرہ جات، پمپس، پلازے اور زمینیں وغیرہ موجود ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ اوقاف جائیداد لیز پر بھی دیتا ہے؛

(ج) اگر (الف)و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) تعمیر شدہ دکانوں، کمرہ جات، پمپس اور پلازوں کی تفصیل ضلع وائز فراہم کی جائے؛

(ii) جن اضلاع میں زمین لیز پر دی گئی ہے اس کی قیمت اور مدت کی تفصیل ضلع وائز فراہم کی جائے؟

جناب حبیب الرحمان (وزیر زکواۃ و عشر، اوقاف، مذہبی و اقلیتی امور: جی ہاں یہ درست ہے کہ محکمہ اوقاف کی مختلف اضلاع میں تعمیر شدہ دکانیں، پلازے اور زمینیں موجود ہیں۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے کہ محکمہ اوقاف جائیداد لیز پر دیتا ہے۔

(ج) (i) محکمہ اوقاف کی دکانوں اور پلازوں کی ضلع وائز تفصیل درج ذیل ہے:

ضلع چارسدہ

نمبر شمار	نام پلازہ	تعداد دکانات
1	اوقاف شاپنگ پلازہ چارسدہ	42
2	اوقاف شاپنگ سینٹر چارسدہ	38

ضلع پشاور

نمبر شمار	نام پلازہ	تعداد دکانات
1	اوقاف پلازہ ڈبگری	199
2	دارلااوقاف، پلازہ صدر	12
3	دلہ زاک پلازہ، پشاور	26

4	سٹی پلازہ، یکہ توت	10
5	طورہ قل پلازہ، شاہین بازار	107
6	شاہ بشیر بابا کمپلکس (بلڈنگ)	01

ڈی آئی خان

نمبر شمار	نام پلازہ	تعداد دکانات
1	اوقاف کمپلکس ڈیرہ، بنوں روڈ (بلڈنگ)	01

کل تعداد دکانات: 436

نمبر شمار	نام ضلع	تعداد دکانات	نمبر شمار	نام ضلع	تعداد دکانات
1	پشاور	747	7	بنوں	55
2	چارسدہ	25	8	ایبٹ آباد	136
3	نوشہرہ	44	9	ہری پور	16
4	مردان	33	10	کوہاٹ	07
5	صوابی	04	11	مانسہرہ	03
6	ڈی آئی خان	53			

کل تعداد دکانات: 1124

(ii) لیز پر دی گئی وقف اراضیات کی قیمت اور اجارہ مدت کی ضلع وائز تفصیل درج ذیل ہے:

وقف اراضیات کی ضلع وائز تفصیل

نمبر شمار	نام ضلع	تعداد اراضی مرلہ کنال	قیمت/سالانہ اجارہ	میعاد
1	مردان	9266-00	1323813	تین سال
2	صوابی	879-05	869842	ایضاً.
3	ڈی آئی خان	1413-00	431500	ایضاً
4	کوہاٹ	383-03	172600	ایضاً

5	چارسده	303-10	1071400	ایضاً
6	نوشہره	10-02	18450	ایضاً
7	بنوں	99-10	66500	ایضاً
8	ایبٹ آباد	281-07	103230	ایضاً
9	ہری پور	347-10	3830	ایضاً
10	سوات	186-05	26000	ایضاً
11	مانسہره	197-10	60900	ایضاً

مفتی سید جانان: زه جی د دې خبرې نه لږ زیات خبر یم په تیرې سټینډنګ کمیټئ کښې زه ووم جی، دا جی د دغه حکومت مسئله نه ده، دا راتلونکی تیر وختونو نه که دارالعلوم وی نوزمونږ هیڅ اعتراض نشته دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مفتی صاحب!'سوری' صرف تین منټ په کوئسچنز آور کښې پاتی دی یا خو به دا کوؤ۔۔۔۔۔

مفتی سید جانان: سر، په تین منټ زمونږ کار نه کیږی سر، په درې بجې اجلاس دے، مونږ د لته راغلی یو۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: هم دغه عرض کوؤ جی۔۔۔۔

مفتی سید جانان: سر، خلق به بحثونه کوی، زمونږ به مطلب دا دے په میاشتو میاشتو کوئسچنې راشی، بیا به مونږ درې منټه، سر! مونږ به تسلی کوؤ، ما ته به منسټر په تسلئ سره جواب راکوی، تاسو به مهربانی کوئ، تاسو جی د انصاف په کرسئ ناست یئ، که تاسو مونږ داسې بلډوز کوئ نومونږ به چا ته داخپل فریاد کوو؟ سر! زمونږ به دا ګزارش وی تاسو ته، زمونږ خبره چې تاسو نه اورئ دا زما مسئله نه ده، دا د صوبې مسئله ده، دا د سپین جمات مسئله ده، که داسې تاسو زمونږ سره، مونږ خو ستاسو نه دا توقع نه لرو سر، تاسو دانصاف په کرسی باندی ناست یئ۔ زه دا ګزارش کوم منسټر صاحب د دا اووائی، تاسو اووئیل

چې فلانی وخت پورې که دغه مدرسه کښې طالبان وی، طالبان که نه دا کمرې چې ئے چا ته ورکړې وی، پیسې د ترینه واخستې شی سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی حبیب الرحمان صاحب، پلیز

مفتی سید جانان: په دې باندې زه نه رضا کیږم سر۔

وزیر زکواۃ وعشر، اوقاف، مذہبی و اقلیتی امور: سپیکر صاحب، ما ګوره دا عرض وکړو که زه اوس دا خبره کوم لکه پرون شوکت یوسفزئی یوه غلطه خبره نه وه کړې، مونږ د زوړ حکومت دا نوم ځکه نه اخلو چې دا بدمزګی پیدا کوی، که زه دا اووایم چې زه د اوقاف منسټر یم، ما اوس شروع کړې ده، اوقاف دمور پئی دی د خلقو، ټولو خلقو پرې قبضې کړې دی، په زور ئے پټی نیولی دی، دکانونه ئے نیولی دی، کرائې نه ورکوی۔ دا اوس په دیکښې ما کار شروع کړے دے ان شاءاللّٰه تعالیٰ دا 22 کمرې د دارالعلوم ما اووئیل چې دا مونږ په دغه کښې راوستی دی په منټس کښې په ریکارډ کښې چې مونږ یو پائیلټ پراجیکټ تاسو په اے ډی پی کښې وګورئ، یو پائیلټ پراجیکټ جوړوؤ په هغې کښې مونږ لس دینی مدرسې جوړوؤ چې په هغې کښې به عصری علوم او دینی علوم وی، دا په هغې باندې زمونږ سره چونکه Already یو'کمپلیټ' دارلعلوم دے، زه به Full swing دارالعلوم ان شاءاللّٰه تعالیٰ ډیرزر په دی دغه کښې دننه چې کومې 22 کمرې دی زمونږ سره، یعنی اوس پکښې واړه سبق وائی، یعنی 22 کمرې ډیر لوئے شے دے او دا زه کوشش کوم، د اوقاف ډیر لوئے جائیداد دے او دا زه ټول ان شاءاللّٰه پکار راولم او زه Generally یوه خبره کوم چې کله ما ته د اوقاف دننه بریفنګ راکړے شو نو ما په وړومبی ځل سی ایم صاحب ته لاړم او د هغه سره مې یو ملاقات وکړو او هغه یوه مهربانی وکړه چې دا ټول جائیداد خلقو نیولے دے، په دې پیښور کښې پلازې، په دیکښې دکانونه دا څه چې تاسو وګورئ د اوقاف جائیداد خلقو داسې قبضه کړے دے لکه دا چې د خلقو خپل ذاتی وی، نو ما یو کمیټی د سی ایم په مهربانئ باندې، هغه مهربانی کړې ده او د یو لوئې لیول کمیټی ئے جوړه کړې ده د اے سی ایس د صدارت لاندې چې په هغې کښې د هر ډویژن چې په کوم ځائې کښې د اوقاف جائید اد دے، د هغې کمشنر، سی پی اوز دا بالا افسران، دابه په هغې کښې وی چې دا خلق لږ دباؤ شی چې دا

دغه پریږدی، د دې وجې نه مونږ شروع کړې ده ان شاءالله یو میټنګ نیم پکښې شوے دے انشاءالله چې دا ستا په زړه کښې څه خبره ده، دا به مونږه Implement کوؤ خو دا ابتدائی مرحله ده، د سپین جمات چې خبره ده، په دیکښې به دارالعلوم ان شاءالله ډیر زر شروع کوؤ او دا کمرې به دغه کوؤ، په دیکښې طالبان اووسی لکه د سکول، د دارالعلوم هغه امام او د هغه خادم، دغه خلق پکښې اووسی، کرایه دار پکښې نه اووسی۔

اراکین کی رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: جی شکریہ۔ جن معزز اراکین اسمبلی کی طرف سے رخصت کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں، ان کے اسمائے گرامی: جناب زاہد درانی صاحب، ایم پی اے 2014-01-08 کیلئے; جناب فخر اعظم صاحب، ایم پی اے 2014-01-08 کیلئے; جناب محمد رشاد خان صاحب، ایم پی اے 2014-01-08 کیلئے; جناب احمد خان بہادر صاحب، ایم پی اے پورے اجلاس کیلئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr Deputy Speaker: The leave is granted. Mr. Ahmad Khan Bahader, MPA, to please move his call attention notice No. 166, in the House. Mr. Ahmad Khan Bahader.

(قطع کلامیاں)

مفتی سید جانان: جناب سپیکر! زما ډیر اهم کوئسچن وو۔ جناب سپیکر----

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: مفتی صاحب! د قانون تقاضا به پوره کوؤ، قانون به Follow کوؤ، ټائم اوور، ټائم اوور دے، یوه ګهنټه ټائم دے، ما تاسو ته نعرې وهلې----

(شور اور قطع کلامیاں)

مفتی سید جانان: جناب سپیکر! زما کوئسچن خو لاړو جناب سپیکر،----

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: هیچرته نه ځی جی، کوئسچنز آور ستاسو د غسې دا لیټ، د تلاوت نه پس ستاسو د طرف نه ابتداء وشوه، ستاسو د طرف نه دغه----

(قطع کلامیاں)

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر! که تاسو ما له لږ غونډې-----

مفتي سید جانان: جناب سپیکر! تاسو داسې نشئ کولے تاسو، عابد شیر علی که راغلے وو نود هغه سره-----

جناب ډپټي سپیکر: جی شاه حسین، شاه حسین صاحب۔

جناب شاه حسین خان: داسې وه جی طریقه دا وه کنه جی چې کله هاؤس Complete شوے وے، کوئسچنز آور ختم شوے وے، د هغې نه وروستو که بیا چا پوائنټ آف آرډر باندې خبره کولے نوخیر دے د دوئ اسمبلی وه لګیا به وو تر شپې پورې، اوس چونکه هغه سوالات دی، ایم پی ایز پکښې محنت وکړی، کوشش وکړی پکښې، ځان سترے کړی پکښې، د خپلې حلقې مسئلې وی، بیا دا دومره دفعې جوړې شوې دی، په هغې باندی خرچه وشی او هغه چې ایم پی اے واپس واخلی او په ترخ کښې ئے کېږدی او ځی ایم پی اے هاسټل ته، پکار دا ده چې په پوائنټ آف آرډر باندې څوک خبره کوی نو چې کوئسچنز آور خلاص شی چې هاؤس مکمل شی، د هغې نه وروستو بیا چې څه وی نو ټوله شپه د لګیا وی بیا، اوس دوئ له اجازت ورکړئ، داکوئسچنز چې څومره دی، دا ټول ډېر لازمی دی، زرین ګل باچا والا هغه د تورغر ټولې مسئلې دی، دا مهربانی وکړئ دا ورته پرېږدوئ چې دا کوئسچنې وکړی۔ ډېره مهربانی جی۔

جناب ډپټي سپیکر: یو منټ جی، یومنټ، زما Respectful submission ګوره دا دے، ما دوئ ته عرض وکړو، پهلا هم چې صرف کوئسچنز آوریوه ګهنټه ټائم دے په هغې کښې ما، معزز ممبران صاحبان وچت شو، هغوی ته ما مجبوراً ټائم ورکړو جی، اوس زه تاسو ته دا یو کوئسچن پاتے دے، د دې ټائم درکوم نورچې څومره دی، دا به پاتی شی، بیا به Next time ان شاءالله-----

مفتي سید جانان: زمونږ داکوئسچنز اهم دی، که دا پاتې شی نو زه دا وایم جی چې دا اسمبلی د رولز مطابق چلوئ-----

جناب ډپټي سپیکر: هم دغه خو زه وایم چې رولز خو هم، رولز-----

مفتی سید جانان: جناب سپیکر، ډیر ضروری سوالونه دی، د سردار اورنگزیب او شاه فرمان صاحب عابد شیر علی په پریس کانفرنس باندی خبره وه نو تا سر! ولې دغه کول؟

جناب ڈپٹی سپیکر: نه جی، زما د پاره تاسو او دا ټول یو برابر دی خو کوئسچنز آور ستاسو د طرف نه راغلی وو

(قطع کلامیاں)

مفتی سید جانان: سر! که داسې وی کنه چې د انصاف تقاضا وی، بیا پکار ده چې دا سوالونه د ممبرانو راوړلی شی، دا خو د هغوی سره ظلم دے، سبا ته ئے جی راوړه، سبا ته، سبا ته د راوړی جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دا Rule 31 جی بالکل ډیر کلیئر دے، تاسو ټولو ته پته ده ماشاءالله ټول Respectable خلق یئ، ټول پوهه خلق یئ، ما خو دا عرض وکړو چې قانون به Follow کوؤ، هغه په یو آور ستاسو نه پخپله غلطی وشوه جی چې ستاسو نه دا دغه راغلو۔۔۔۔

(شور)

جناب شاه حسین خان: دا اوس مزید ټائم ضائع کیږی کنه جی۔

مفتی سید جانان: سر! نو که وخت ضائع کیږی هسې به ضائع کیږی نو سر مونږ څه وکړو؟ هسې به ضائع کیږی سر۔

جناب شاه حسین خان: سبا ته ئے کړئ۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: سبا ته ئے ورله واړوئ سر، په دې باندې دومره خلق۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ټهیک شوه جی، ټهیک شوه کنه، ټهیک شوه، ماخو درته اووئیل چې یا خو د رولز د Amend کولو د پاره څه طریقه کار جوړ کړئ چې دا رولز Amend کړو، بالکل ختم ئے کړو۔

مفتی سید جانان: سر، سبا ته ئے تاسو ته مونږ گزارش کوؤ، سبا ته ئے واړوئ سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ټهیک شوه، ټهیک شوه، ان شاءالله۔

توجہ دلاؤ نوٹس

Mr. Deputy Speaker: Madam Rashida Rifat, MPA, to please move her call attention notice No. 176, in the House. Rashida Rifat Sahiba, please

محترمہ راشدہ رفعت: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کی توجہ مفاد عامہ کے ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ خیبر میڈیکل کالج میں رونما ہونے والے ایک افسوسناک واقعہ جو اسلامی دنیا میں پاکستان کی بدنامی کا باعث بنا، جس میں میڈیکل کی تعلیم حاصل کرنے کیلئے کنیڈا سے آئی ہوئی ایک باپردہ لڑکی کو خیبر میڈیکل کالج کے استاد ڈاکٹر عبدالرحیم بنگش نے پردہ یعنی حجاب پہننے پر ذلیل کیا اور ناشائستہ زبان استعمال کرکے اسلامی شعائر کا مذاق اڑایا، لہٰذا اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے اور پاکستان جیسے ملک میں اس طرح کے واقعات اسلامی دنیا میں شرمندگی کا باعث ہیں، لہٰذا صوبائی حکومت مذکورہ لڑکی کی ساتھ رونما ہونے والے واقعہ کی شفاف انکوائری کرکے غیر اسلامی۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم! میں Interference کرتا ہوں، میڈم! پلیز ایک منٹ کیلئے آپ خاموشی اختیار کریں۔ میں تمام معزز اراکین اسمبلی سے گزارش کرتا ہوں کہ خدارا اس فورم کے ڈیکورم کا خیال رکھیں، یہ کیا ہے؟ آپ مہربانی کرکے اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ (تالیاں) منسٹر صاحبان سے یہ میری گزارش ہے کہ اسمبلی ٹائم میں کم از کم یہ مہربانی کریں، تھوڑا گزارہ کریں جی، اس فورم کے ڈیکورم کا خیال رکھیں۔ جی میڈم، پلیز۔

محترمہ راشدہ رفعت: لہٰذا صوبائی حکومت مذکورہ لڑکی کے ساتھ رونما ہونے والے واقعہ کی شفاف انکوائری کرکے غیر اسلامی فعل کرنے والے مذکورہ ڈاکٹر کے خلاف تادیبی کاروائی کرے تاکہ آئندہ کیلئے کوئی بھی اسلامی شعائر کے ساتھ مذاق کرنے کی جرات نہ کرسکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی(وزیر صحت): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! یہ واقعی بڑا افسوسناک واقعہ تھا اور یہ صوبے کی اپنی روایات کے علاوہ ہم سارے مسلمان ہیں اور اسلام نے ہمیں جو چیزیں سکھائی ہیں، جو لازمی قرار دی ہیں، اسلامی شعائر جسے کہا جاسکتا ہے، جو بھی، اس کو پوری اجازت ہے، میرے خیال سے اگر اس طرح کی چیزوں پر ہم چلے گئے تو واقعی بڑا مشکل ہو جائے گا اور کسی کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ اسلامی شعائر کا کوئی مذاق اڑائے، نہ ہی ہم اس کی اجازت دے سکتے ہیں۔ یہ واقعہ ہوا اس کے بعد جناب سپیکر، ڈاکٹر محمد رحیم بنگش پروفیسر آف اناٹومی، کے ایم سی کا، یہ جو گورنمنٹ سرونٹس یعنی رولز 2011، اس کے مطابق ان کو معطل کر دیا گیا ہے اور اس کے خلاف کارروائی کیلئے ہم نے دو سینیئر بیوروکریٹس گریڈ 21 اور گریڈ 20، ان پر مشتمل کمیٹی بنائی ہے اور اس کی باقاعدہ جو بھی ان کی سفارشات ہونگی ان شاءاللہ تعالیٰ من وعن ان پر عمل ہوگا کیونکہ اگر باہر کی دنیا میں اس قسم کے واقعات ہوتے ہیں تو پاکستان میں ان کی مذمت کی جاتی ہے تو جناب سپیکر! یہ پھر خیبر پختونخوا ہے، یہاں تو سب سے زیادہ ہم اسلام کے دعویدار بھی، شیدائی بھی ہیں اور ان شاءاللہ تعالیٰ یہاں کم از کم اسلامی شعائر کا مذاق نہیں اڑانے دیا جائے گا اور جو بھی کوئی اس طرح کا وہ کرے گا، ان شاءاللہ تعالیٰ (تالیاں) قوانین کے مطابق ان سے نمٹا جائے گا۔ یہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں، ان شاءاللہ یہ شفاف انکوائری ہوگی، یہ نہیں اگر اس نے کوئی، جو بھی واقعہ ہوا، اس کی میرے خیال سے شفاف انکوائری اسلئے لازمی ہے کہ یہ چیزیں Once for all decide ہونی چاہئیں کیونکہ ہم سارے مسلمان ہیں، ہم نے کلمہ پڑھا ہوا ہے اور ان شاءاللہ تعالیٰ کم از کم حکومت تو حکومت ہے، عام آدمی بھی یہاں برداشت نہیں کرتا کہ اسلامی شعائر کا مذاق ہو، تو انشاءاللہ تعالیٰ یہ میں آپ کو فلور آف دی ہاؤس پہ یقین دلاتا ہوں کہ اس میں بالکل انصاف ہوگا، اگر ان پہ ثابت ہوا یا جو بھی کمیٹی ان پہ وہ کرے گی، ان شاءاللہ بھرپور اس کے خلاف کارروائی ہوگی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جی۔ جی شاہ فرمان صاحب۔

جناب شاہ فرمان (وزیر اطلاعات): جیسے واقعہ ہوا اور ہیلتھ منسٹر صاحب نے آپ کو Explain کیا، وہ موجود نہیں تھے، گورنمنٹ کی طرف سے صبح نو بجے میں پہنچا ہوں اور اس بچی کے ساتھ اس کے Parents بھی تھے، والدہ بھی تھی، سٹوڈنٹس کے ساتھ بات ہوئی اور Gesture کے طور پر میں نے ایک برقعہ اور

ایک سکارف خرید کر ان کو تحفے میں دیتا کہ پوری سٹوڈنٹس کمیونٹی کو یہ پیغام جائے کہ ہم چاہتے ہیں، یہ نہ صرف ان کا حق ہے بلکہ ہماری خواہش بھی ہے کہ آئندہ کوئی ایسی حرکت نہ کر سکے۔ شکریہ جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید جعفر شاہ صاحب، پلیز۔

جناب جعفر شاہ: سپیکر صاحب! تھینک یو ویری مچ۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم ایشو کی طرف دلانا چاہتا ہوں، ایک تو یہ کہ صوبے میں سات مہینے کرتے کرتے اور ہم انتظار کرتے کرتے کہ زکواۃ کمیٹیاں بنیں گی پورے صوبے میں اور کروڑوں روپے خزانے میں پڑے ہیں، لوگوں کو بڑی مشکلات کا سامنا ہے، ابھی جو چیئرمین/چیئرپرسن مقرر کئے گئے ہیں تو وہ بالکل Purely پولیٹیکل بنیادوں پہ ہو رہے ہیں تو اگر پولیٹیکل بنیادوں پہ ہو رہے ہیں کیونکہ ہم بھی سیاست کرتے ہیں اور جن حلقوں سے ہم آئے ہیں تو وہاں پہ چونکہ مینڈیٹ لوگوں نے ہمیں دیا ہے تو پھر اسی حوالے سے اس میں یہ ہمارا اختیار بنتا ہے کہ وہاں پہ ہمیں Consult کیا جائے اور ہمارے ساتھ مشاورت کی جائے اور مشاورت کی بنیاد پر ان زکواۃ کے چیئرپرسن اور چیئرمینوں کی تعیناتی کی جائے کیونکہ اگر ایک پارٹی کی وزارت ہو، مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے اور پورے صوبے میں وہ اپنی پارٹی کے چیئرپرسن کی وہ تقرری کرے تو یہ پورے ایوان کی توہین ہے اور ان لوگوں کے ساتھ زیادتی ہے تو یہ میرا حکومت سے پرزور مطالبہ ہے کہ یہ تمام ایم پی ایز اور منتخب نمائندوں کی Consultation سے پھر کریں یا الیکشن کے ذریعے کریں یا جو بھی طریقہ ہو، ایک پارٹی کے نہیں ہونے چاہئیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔

ہنگامی قانون کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr Deputy Speaker: The honourable Minister for Information, on behalf of honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please lay on the table of the House, the Khyber Pakhtunkhwa, Right to Public Service Ordinance, 2013. Ji, honourable Minister Siraj ul Haq Sahib, please.

Mr. Siraj ul Haq {Senior Minister (Finance)}: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

Mr. Speaker, on behalf of honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, I beg to lay on the table of the House, the Khyber Pakhtunkhwa, Right to Public Service Ordinance, 2013. Thanks.

Mr. Deputy Speaker: It stands laid.

صوبائی محتسب کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2012 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No.9: The honourable Minister for Information, on behalf of the honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please lay on the table of the House, the Khyber Pakhtunkhwa, Annual Report of the Provincial Ombudsman, for the year 2012, in the House. Ji, Siraj ul Haq Sahib, please.

Senior Minister (Finance): Mr. Speaker, on behalf of honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, I beg to lay on the table of the House, the Khyber Pakhtunkhwa, Provincial Ombudsman Annual Report, for the year 2012. Thanks.

Mr. Deputy Speaker: It stands laid.

این ایف سی ایوارڈ پر عمل درآمد کے بارے میں رپورٹ کا پیش کیا جانا

(دوسری ششماہی رپورٹ جنوری تا جون 2012)

Mr. Deputy Speaker: The honourable Minister for Finance, Khyber Pakhtunkhwa, to please lay on the table of the House, the Second Biannual Monitoring on the Implementation of the NFC Award, January 2012. Honourable Minister, please.

سینئر وزیر (خزانہ): جناب سپیکر، زه اسلامی جمهوریه پاکستان د آئین شق نمبر اته شلې درې(ب) {(b) (3) 160} په رنړا کښې د این ایف سی ایوارډ باندې د عمل درآمد د نګرانئ په ضمن کښې د دویمه ششماهی رپورټ د پاره د جنوری تا جون 2012 ءپه دې معزز ایوان کښې پیش کوم۔

Mr. Deputy Speaker: It stands laid. The sitting is adjourned till 03:00 p.m. of Friday afternoon, dated 10-01-2014.

(اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 10 جنوری 2014ء بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہوگیا)